ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

از: لطف الرحمٰن خان

نظر ثانی: حافظ نذیر احمد ہاشمی

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۱۵۹

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴾

مَا:

''مَا'' اسمی بھی ہوتا ہے اور حرفی بھی۔ ہر ایک کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ''مَا'' اسمی معرفہ:

ا) ناقصہ یعنی موصولہ (بمعنی وہ جو)۔ ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ (النحل:۹٦)

ب) معرفہ تامہ۔ ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (البقرۃ:۲۷۰) ''مَا'' کی یہ قسم ابن خروف نے بیان کی ہے اور اس کا انتساب سیبویہ کی طرف کیا ہے۔

(۲) اسمی نکرہ مجردہ، یعنی حرفی معنی سے خالی:

ا) ناقصہ یعنی موصوفہ۔ اس ''مَا'' کا معنی شیءٌ ہوتا ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے:

لما نَافِعٍ يَسْعٰى اللَّبِيْبُ فَلَا تَكُنْ
لِشَيْءٍ بَعِيْدٍ نفعه الدهر سَاعِيًا

ترجمہ: ''سود مند چیز کے لیے عقل مند کوشش کرتا ہے' اس لیے تم بھی اس چیز کے لیے کوشاں نہ ہو جس کا فائدہ بعید ہو''۔

﴿هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ﴾ میں بھی ''مَا'' موصوفہ ہے اور عَتِیْدٌ صفت (بقول زمخشری و سیبویہ)

ب) نکرہ تامہ۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فعل تعجب: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا۔ اس میں ''مَا'' کا نکرہ تامہ ہونا تمام علماءِ بصرہ کے نزدیک مسلم ہے' لیکن اخفش کا قول ہے کہ اس ''مَا'' کو ہم نکرہ تامہ بھی کہہ سکتے ہیں اور نکرہ موصوفہ اور معرفہ موصولہ بھی۔

(۲) ''نِعْمَ'' اور ''بِئْسَ'' کے بعد جو ''مَا'' آتا ہے وہ بھی زمخشری کے نزدیک نکرہ تامہ ہی ہے' لیکن سیبویہ کے نزدیک معرفہ تامہ ہے۔

(۳) وہ ''مَا'' جو مبالغہ کے لیے آتا ہے اور ''مَا'' سے پہلے عامل مذکور ہوتا ہے اور ''مَا'' کے بعد اس عامل کا معمول ہوتا ہے' مثلاً: زَیْدٌ مِمَّا اَنْ یَّکْتُبَ۔ ''مِنْ'' حرفِ جر عامل ہے اور اَنْ یَکْتُبَ بتاویل مصدر مجرور ہے اور ''مَا'' صرف مبالغہ کے لیے عامل اور معمول کے درمیان ذکر کیا گیا ہے' یعنی زید کی تخلیق ہی کتابت سے ہوئی ہے' زید کتابت کا بنا ہوا ہے۔ سیبویہ' ابن خروف اور ابن مالک نے اس ''مَا'' کو معرفہ تامہ کہا ہے۔ ''مَا'' کی یہ صنف قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔

(۳) ''مَا'' اسمی نکرہ غیر مجردہ یعنی حرفی معنی کو متضمن:

ا) استفہامیہ۔ مَا ھِیَ' مَا لَوْنُھَا' مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ۔ ما استفہامیہ اگر مجرور ہو تو ''الف'' کو حذف کرنا واجب ہے تاکہ استفہام اور خبر میں فرق ہو جائے۔ فِیْمَ' لِمَ' اِلَمَ' عَلَمَ۔ ﴿فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا﴾ (النّٰزعٰت:۴۳)' ﴿فَنٰظِرَةٌ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (النمل)۔ ان سب مثالوں میں ''مَا'' استفہامیہ ہے۔ ﴿لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ (الانفال)' ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ﴾ (البقرۃ:۴)' ﴿مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ﴾ (صٓ:۷۵)۔ تینوں مثالوں میں خبری ہونے کی وجہ سے ''مَا'' کا الف حذف نہیں کیا گیا باوجودیکہ مجرور ہے۔ باوجود مجرور ہونے کے ''مَا'' استفہامیہ کا الف باقی رہنا (حذف نہ ہونا) شاذ ہے (صرف شعر میں آیا ہے) اور شاذ قراءتِ متواترہ میں نہیں آ سکتا' یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ''مَا'' استفہامیہ مجرورہ

کا الف کسی جگہ باقی نہیں ہے۔ ہاں بعض مفسرین نے ﴿بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ﴾ (یٰسٓ:۲۷) میں ''مَا'' کو استفہامیہ قرار دیا ہے۔ زمخشری نے اس ''مَا'' کو استفہامیہ قرار دینے کا جواز نقل کیا ہے لیکن کسائی نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس آیت میں ''مَا'' استفہامیہ کیسے ہوسکتا ہے' کیونکہ الف باقی ہے جبکہ ''مَا'' مجرور ہی ہے۔

علاوہ ازیں امام رازی نے تفسیر کبیر میں آیت ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (آل عمران:۱۵۹) میں ''مَا'' کو استفہامِ تعجبی کے لیے قرار دیا ہے' لیکن مذکورہ بالا اصول کی رو سے یہ بھی غلط معلوم ہوتا ہے' کیونکہ جب مَا استفہامیہ مجرور ہے تو الف کیوں حذف نہیں کیا گیا۔

ب) مَا شرطیہ غیر زمانیہ (بمعنی جو بھی)۔ مثلاً:

﴿مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (البقرۃ:۱۹۷) اور

﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ﴾ (البقرۃ:۱۰۶)

ج) مَا شرطیہ زمانیہ بمعنی ما دام (جب تک بھی)۔ مثلاً:

﴿فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ﴾ (التوبۃ:۷)

قسم دوم: مَا حرفی۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں:

(۱) مَا نافیہ۔ یہ اگر جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو نجدی' تہامی اور حجازی استعمال میں ''لَيْسَ'' کی طرح اسم کو رفع اور نصب کو خبر دیتا ہے۔ مثلاً:

﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ (یوسف:۳۱) اور: ﴿مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ﴾ (المجادلۃ:۲)

اگر جملہ فعلیہ پر داخل ہو تو لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ مثلاً:

﴿وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ:۲۷۲)

جمہور کے نزدیک مضارع کا صیغہ صرف حال کے معنی میں استعمال ہوتا ہے' لیکن ابن مالک کا قول ہے کہ کبھی استقبالی معنی کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ مثلاً:

﴿قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ﴾ (یونس:۱۵)

(۲) مصدریہ۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے:

ا) غیر زمانیہ۔ مثلاً:

﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (التوبۃ:۱۲۸)

''تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر شاق ہے''۔

﴿وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ﴾ (آل عمران:١١٨)

''تمہارا مشقت میں پڑنا وہ دل سے پسند کرتے ہیں''۔

﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾(التوبة:٢٥)

''باوجود فراخ ہونے کے زمین ان پر تنگ ہوگئی''۔

﴿فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا﴾(السجدة:١٤)

''اُس دن کی پیشی کو بھولے رہنے کی وجہ سے اب (دوزخ کے عذاب کا) مزہ چکھو''۔

ب) زمانیہ۔ مثلاً:

﴿مَا دُمْتُ حَيًّا ﴾(مریم)

''میں اپنی زندگی کی مدت تک''۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾(التغابن:١٦)

''جب تک استطاعت ہو اللہ سے ڈرتے رہو''۔

(نوٹ) ابن خروف کا کہنا ہے کہ ما مصدریہ بالاتفاق حرف ہے' لیکن اتفاق کا قول غلط ہے' کیونکہ ابوبکر اور اخفش اس کو اسمیہ کہتے ہیں۔

(۳) مَا زائدہ:

ا) کافہ۔ (یعنی سابق عامل کو عمل سے روک دینے والا)

عمل رفع سے روکنے والا ''مَا'' صرف تین افعال کے بعد آتا ہے۔

قَلَّمَا ۔ طَالَ مَا ۔ كَثُرَ مَا ۔

عملِ نصب و رفع سے روکنے والا ''مَا'' حرفِ مشبہ بالفعل کے بعد آتا ہے۔ مثلاً:

﴿اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾(النساء:١٧١)

﴿كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴾(الانفال)

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾(فاطر:٢٨)

عمل جر سے روکنے والا' یعنی کسی حرف جر یا اسم مضاف کے عمل کو باطل کر دینے والا۔

اوّل: مثلاً ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴾ (الحجر)۔ یہ اکثر ماضی پر آتا ہے' لیکن آیت ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ ......﴾ میں تو مضارع پر آیا ہے' تو کیا یہ

استعمال غلط ہے؟ رُمانی نے کہا ہے کہ اللہ کو مستقبل کا علم بھی ماضی کی طرح ہی ہے اس لیے اس کے کلام میں وَدَّ کی جگہ یَوَدُّ بھی صحیح ہے۔ یا ''کاف'' کے بعد۔ ﴿اجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ (الاعراف:۱۳۸) یا ''باء'' کے بعد تقلیل کے لیے۔

فَلَئِنْ صِرْتَ لا تحیر جوابًا
بِمَا قَدْ تُرٰى وَاَنْتَ خَطِيْبٌ

(ترجمہ) ''اب اگر تو لوٹا کر جواب نہیں دے سکتا تو کیا عجب ہے' کیونکہ بلاشبہ تیرا خطیب دکھائی دینا بہت کم ہے''۔

د): کسی ظرف مضاف کے بعد۔ مثلاً بَعْدَ مَا ' بَيْنَمَا' حَيْثُمَا' اِذْ مَا۔

ب) مَا زائدہ غیر کافہ۔ مثلاً:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ﴾ (فُصّلت:۳۶)

﴿اَيًّامَّا تَدْعُوا﴾ (الاسراء:۱۱۰)

﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا﴾ (البقرہ:۱۴۸)

﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا﴾ (البقرة:۱۱۵)

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (آل عمران:۱۵۹)

﴿عَمَّا قَلِيْلٍ﴾ (المؤمنون:۴۰)

﴿مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ﴾ (نوح:۲۵)

﴿اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ﴾ (القصص۲۸)

ان تمام آیات میں علماءِ بصرہ کے نزدیک مَا تاکید کے لیے زائدہ ہے۔

آیات ذیل میں ''مَا'' اسمیہ موصولہ ہے حرفیہ نہیں ہے:

﴿اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ﴾ (لقمٰن:۳۰)

''بیشک وہ چیز جو یہ مانگتے ہیں ضرور آنے والی ہے''۔

﴿اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ﴾ (المؤمنون:۵۶)

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ﴾ (الانفال:۴۱)

ترکیب :

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی﴾ میں ''اِنَّ'' حرفِ مشبہ بالفعل۔ ''الَّذِیْنَ'' اسم موصول۔ ''یَکْتُمُوْنَ'' فعل۔ ''واؤ'' ضمیر فاعل۔ ''مَا'' اسم موصول۔ ''اَنْزَلْنَا'' فعل+ فاعل۔ ضمیر عائد ''ہ'' محذوف مفعول ۔ ''مِنْ'' حرف جار ''الْبَیِّنَاتِ'' معطوف علیہ ''واو'' حرف عطف ''الْھُدٰی'' معطوف۔ معطوف+معطوف علیہ مجرور۔ جار+ مجرور مل کر متعلق کائناً محذوف۔ کائناً اپنے متعلق سے مل کر حال ہے ''ہٗ'' ضمیر محذوف مفعول سے۔

﴿مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ﴾ میں ''مِنْ'' حرفِ جار۔ ''بَعْدِ'' مضاف ''مَا'' مصدریہ۔ ''بَیَّنَّاہُ''۔ فعل+ فاعل+مفعول۔ ''لِلنَّاسِ'' جار+مجرور متعلق ''بَیَّنَّا''۔ ''فِی الْکِتٰبِ'' جار+ مجرور متعلق ''بَیَّنَّا''۔ ''بَیَّنَّاہُ'' فعل+ فاعل+مفعول۔ دونوں متعلق مل کر بتاویل مصدر ہو کر ''بَعْدِ'' کا مضاف الیہ۔ مضاف +مضاف الیہ مل کر مجرور ''مِنْ'' حرف جار کا۔ جار+ مجرور متعلق ''یَکْتُمُوْنَ'' کا۔ ''یَکْتُمُوْنَ'' فعل+ فاعل+ مفعول +متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول ''الَّذِیْنَ'' کا۔ موصول+ صلہ مل کر ''اِنَّ'' کا اسم۔

﴿ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ میں ''اُولٰٓئِکَ'' اسم اشارہ مبتدا۔ ''یَلْعَنُ'' فعل ''ھُمْ'' ضمیر مفعول بہ مقدم۔ لفظ ''اللّٰہُ'' فاعل مؤخر۔ فعل + فاعل + مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ ﴿ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ میں ''واؤ'' حرفِ عطف ''یَلْعَنُ'' فعل ''ھُمْ'' ضمیر مفعول بہ مقدم۔ ''اللّٰعِنُوْنَ'' فاعل مؤخر۔ فعل + فاعل + مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف اور معطوف علیہ مل کر خبر ہے ''اُولٰٓئِکَ'' کی۔ ''اُولٰٓئِکَ'' مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر ''اِنَّ'' کی خبر ہے۔

ترجمہ

اِنَّ : بے شک	الَّذِیْنَ : جو لوگ
یَکْتُمُوْنَ : چھپاتے ہیں	مَا : اس کو جس کو
اَنْزَلْنَا : ہم نے نازل کیا	مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی : ہدایت اور کھلی کھلی (نشانیوں) میں سے
مِنْ بَعْدِ مَا : اس کے بعد جو	بَیَّنّٰہُ : ہم نے واضح کیا اس کو

لِلنَّاسِ :لوگوں کے لیے　　فِی الْکِتٰبِ : کتاب میں
اُولٰٓئِکَ : وہ لوگ ہیں　　یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ:لعنت کرتا ہے جن پر اللہ
وَیَلْعَنُهُمُ : اور لعنت کرتے ہیں　　اللّٰعِنُوْنَ:لعنت کرنے والے
جن پر

نوٹ (۱) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور چند دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول منقول ہیں کہ اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی تو وہ لوگ حدیث بیان نہ کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اُن کے نزدیک حدیث رسولؐ بھی قرآن کے حکم میں ہے۔ (معارف القرآن)۔ اس کی وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو واضح کیا ہے۔ ''مِنَ الْبَیِّنٰتِ'' سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے جو واضح احکام ہیں انہیں پھیلانا اور عام کرنا لازم ہے اور ان کو چھپانا ایک جرمِ عظیم ہے۔

آیت ۱۶۰

﴿اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾﴾

ترکیب : ''اِلَّا'' حرفِ استثناء۔ ''الَّذِیْنَ'' اسم موصول۔ ''تَابُوْا'' فعل۔ ''واؤ'' ضمیر فاعل۔ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ ''واؤ'' حرف عطف۔ ''اَصْلَحُوْا''۔ فعل فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اوّل۔ ''واؤ'' حرف عطف۔ ''بَیَّنُوْا'' فعل + فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف دوم۔ معطوف علیہ معہ ہر دو معطوف صلہ۔ موصول + صلہ مستثنٰی۔ مستثنٰی منہ ''یَلْعَنُهُمُ'' میں ''هُمْ'' ضمیر ہے۔ ''فاء'' رابطہ۔ لان فی الموصول رائحة الشرط۔ ''اُولٰٓئِکَ'' مبتدأ۔ ''اَتُوْبُ'' فعل۔ ضمیر ''اَنَا'' مستتر فاعل ''عَلَیْهِمْ'' جار + مجرور متعلق ''اَتُوْبُ'' کے۔ فعل + فاعل + متعلق جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے ''اُولٰٓئِکَ'' مبتدأ کی۔ ''وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ'' میں ''واؤ'' حرف عطف ''اَنَا'' مبتدا۔ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ خبر۔

ترجمہ

اِلَّا الَّذِیْنَ :سوائے ان لوگوں کے　　تَابُوْا :توبہ کی
جنہوں نے
وَاَصْلَحُوْا :اور اصلاح کی　　وَبَیَّنُوْا :اور واضح کیا

فَاُولٰٓئِكَ : تو وہ لوگ ہیں — اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ : میں توبہ قبول کرتا ہوں جن کی
وَاَنَا : اور میں — التَّوَّابُ : بار بار توبہ قبول کرنے والا ہوں
الرَّحِيْمُ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہوں

آیت ۱۶۱

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴾

ترکیب : ''اِنَّ'' حرف مشبہ بالفعل۔ ''الَّذِيْنَ'' اسم موصول۔ ''كَفَرُوْا'' فعل با فاعل (جس میں واؤ ضمیر بارز متصل فاعل ہے) ہو کر معطوف علیہ۔ ''واؤ'' عاطفہ اور ''مَاتُوْا'' فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف + معطوف علیہ مل کر صلہ ہوا۔ صلہ + موصول مل کر اِنَّ کا اسم ہوا۔ ''واؤ'' حالیہ ہے۔ ''هُمْ'' ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ''كُفَّارٌ'' اس کی خبر ہے۔ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا۔ ''اُولٰٓئِكَ'' مبتدا ہے ''عَلَيْهِمْ'' جار مجرور ''لَعْنَةُ'' مبتدا مؤخر ہے۔ لفظ جَلَالَۃ مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔ واؤ عاطفہ ''الْمَلٰٓئِكَةِ'' معطوف' معطوف علیہ۔ پھر واؤ عاطفہ ''النَّاسِ'' معطوف ''اَجْمَعِيْنَ'' اس کی تاکید ہے۔ ''عَلَيْهِمْ'' اپنے مبتدا مؤخر اور خبر مقدم محذوف کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہو کر ''اُولٰٓئِكَ'' مبتدا کی خبر ہوا۔ مبتدا خبر مل کر ''اِنَّ'' کی خبر ہوئی۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ : بیشک جن لوگوں نے — كَفَرُوْا : انکار کیا
وَمَاتُوْا : اور مرے — وَ : اس حال میں کہ
هُمْ : وہ لوگ — كُفَّارٌ : انکار کرنے والے رہے
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ : وہ لوگ ہیں جن پر — لَعْنَةُ اللّٰهِ : اللہ کی لعنت ہے
وَالْمَلٰٓئِكَةِ : اور فرشتوں کی — وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ : اور سب کے سب لوگوں کی

آیت ۱۶۲

﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴾

ترکیب : ''خٰلِدِيْنَ'' جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے جو کہ یہاں حال بن رہا

ہے۔''فِیْهَا'' جار مجرور اس کے متعلق ہوا۔''لَا'' نافیہ ''یُخَفَّفُ'' فعل مضارع مجہول' ''عَنْهُمُ'' جار مجرور ہو کر متعلق فعل۔''الْعَذَابُ'' فعل مجہول کا نائب فاعل' جملہ فعلیہ حال ہوا۔''لا'' نافیہ ''هُمْ'' ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔''یُنْظَرُوْنَ'' فعل مجہول ''واوَ'' ضمیر بارز متصل اس میں نائب فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی ''هُمْ'' کی۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہوا۔

ترجمہ

خٰلِدِیْنَ: ہمیشہ ایک حالت میں رہنے والے ہوتے ہوئے	فِیْهَا: اس میں
لَا یُخَفَّفُ: ہلکا نہیں کیا جائے گا	عَنْهُمُ الْعَذَابُ: ان سے عذاب کو
وَلَا هُمْ: نہ ہی وہ لوگ	یُنْظَرُوْنَ: مہلت دیے جائیں گے

آیت ۱۶۳

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾

ترکیب: ''واوَ'' استیناف' ''اِلٰه'' مبتدأ' ''کُمْ'' ضمیر مضاف الیہ' ''اِلٰهٌ'' خبر' ''وَاحِدٌ'' اس کی تاکید ہے۔''لَا'' لائے نفیٔ جنس' ''اِلٰهَ'' اس کا اسم جو مبنی علی الفتح ہے۔''اِلَّا'' حرفِ استثناء' ''هُوَ'' ضمیر مرفوع منفصل مستثنیٰ۔لائے نفیٔ جنس کی خبر محذوف ہے جو کہ مَوْجُوْدٌ ہے' لیکن یہاں پر ''بِحَقٍّ'' جار مجرور بھی محذوف مانیں گے۔تقدیرِ عبارت یہ ہوئی: ''لَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ مَوْجُوْدٌ اِلَّا اللّٰهُ'' (اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق موجود نہیں ہے) ''الرَّحْمٰنُ'' خبر' ''الرَّحِیْمُ'' اس کا بدل ہے۔''هُوَ'' ضمیر مبتدأ محذوف ہے۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترجمہ

وَاِلٰهُكُمْ: اور تم لوگوں کا الٰہ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: واحد الٰہ ہے
لَا اِلٰهَ: کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے	اِلَّا: مگر
هُوَ: وہ	الرَّحْمٰنُ: جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے
الرَّحِیْمُ: جو ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	